34215 - چہرہ صاف كرانے كا حكم

سوال

چہرہ چھلوانا يعنى چہرے كے اوپر والى خارجى جلد كو زائل كروانے كا حكم كيا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

چہرے كو چھلوانا ايك ايسى پلاسٹك سرجرى آپريشن ہے جو خوبصورتى كے ليے ہوتى ہے، اور بعض افراد بڑھاپا چھپانے كے ليے ايسا كرتے ہيں، يعنى بڑھاپے اور بڑى عمر كے آثار چھپانے كے ليے كيا جاتا ہے، تا كہ وہ شخص زيادہ نوجوان نظر آئے.

اس طرح كى پلاسٹك سرجرى ايسے اسباب دوافع پر مشتمل نہيں جس كى بنا پر يہ آپريشن كروانا جائز ہو، اور اس نوع كى پلاسٹك سرجرى نہ كروانے كى وجہ سے انسان كو كوئى تكليف اور مشقت نہيں ہوتى، بلكہ اس ميں تو انتہائى چيز تغيير خلق اللہ، اور لوگوں كا اپنى خواہشات و شہوات كے مطابق كھيلنا ہے، جو كہ حرام ہے ايسا كرنا جائز نہيں، اس دلائل ذيل ميں بيان كيے جاتے ہيں:

1 ـ اللہ سبحانہ و تعالى نے شيطان كا قول نقل كرتے ہوئے فرمايا ہے:

اور ميں انہيں ضرور حكم دونگا كہ وہ اللہ كى پيدا كردہ صورت ميں بگاڑ پيدا كريں النساء (119).

يہ آيت اس پر دلالت كرتى ہے كہ تغيير خلق اللہ ان حرام كاموں ميں شامل ہے جسے شيطان نافرمان قسم كے بنى آدم كے ليے بنا سنوار كر پيش كرتا ہے.

2 ـ بخارى اور مسلم رحمہما اللہ نے عبد اللہ بن مسعود رضى اللہ تعالى عنہما سے روايت كيا ہے وہ بيان كرتے ہيں:

" رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے خوبصورتى كے ليے جسم گودنے، اور جسم گدوانے والى، اور ابرو كے بال اتارنے اور اتروانے والى، اور دانتوں كو رگڑ كر باريك كرنے اللہ كى پيدا كردہ صورت ميں تبديلى پيدا كرنے واليوں پر لعنت فرمائى "

پھر عبد اللہ رضى اللہ تعالى عنہما كہتے ہيں كہ مجھے كيا ہے كہ ميں اس پر لعنت نہ كروں جس پر نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے لعنت فرمائى ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5931) صحیح مسلم حدیث نمبر (2125).

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (21119) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کام کرنے والیوں پر لعنت فرمائی ہے، اور اس کی علت بیان کرتے ہوئے اسے تغیر خلق اللہ قرار دیا ہے، اور تغیر خلق اللہ اور حسن و خوبصورتی حاصل کرنے کو جمع کیا ہے، اور چہرے کے اوپر والی جلد کو زائل کرنے کے لیے چہرہ چھلوانے میں یہ دونوں معنے پائے جاتے ہیں، کیونکہ حسن و خوبصورتی زیادہ حاصل کرنے کے مقصد سے ایسا کیا جاتا ہے، تو اس طرح یہ اس شدید قسم کی وعید لعنت میں شامل ہو گا، اور ایسا کرنا جائز نہیں.

اور بعض لوگ اس میں کچھ لنگ قسم کے عذر تراشتے اور پیش کرتے ہیںن اور انکار کرتے ہوئے کوئی ایسا سبب ایجاد کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو اس طرح کی پلاسٹک سرجری کو جائز کر دے کہ وہ شخص بذاتہ نفسیاتی طور پر اس سے تکلیف محسوس کرتا ہے، یا پھر خوبصورتی و حسن کامل نہ ہونے کی بنا پر دنیاوی اہداف حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا وہ شخص کمزور ایمان کا مالك ہے، تو اس طرح کے وسوسوں اور وہموں کا علاج یہ ہے کہ دلوں میں ایمان ك وجاگزیں کیا جائے، اور اس کی پختگی کی جائے.

اور دل میں اللہ تعالی کے تقسیم کردہ حسن و جمال اور شکل و صورت پر رضا پیدا کی جائے، اور یہ معلوم ہونا چاہیے کہ مظاہر یعنی ظاہر طور پر خوبصورتی ہی ایسی چیز نہیں کہ جس سے قیمتی قسم کے اہداف تك پہنچا جا سکتا ہے، اور بہتر قسم کےمقاصد حاصل ہوتے ہوں.

بلکہ یہ چیز تو اللہ تعالی کی توفیق اور پھر شریعت مطہرہ پر عمل پیرا ہو کر اور اداب حمیدہ اور مکارم اخلاق اپنانے سے حاصل ہوتی ہے.

دیکھیں کتاب: احکام الجراحۃ الطبیۃ تالیف ڈاکٹر محمد المختار شنقیطی صفحہ (191 - 198).

واللہ اعلم .